راست باز خواتین

مولانا محمد حنیف جالندھری زید مجدہم
(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان)

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ نے ایک حالیہ اجلاس میں طالبات کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں دو اہم فیصلے کیے ہیں۔ ایک یہ کہ ان کے نصاب کی مدت چار سال سے بڑھا کر چھ سال کر دی گئی ہے، دوسرا یہ کہ بنات کے تمام مدارس میں معلمات و متعلمات کے لیے شرعی وضع قطع اور شرعی ستر و حجاب کی پابندی لازمی ہوگی اور اس کا اہتمام نہ کرنے والے مدارسِ بنات کا ''وفاق'' سے الحاق ختم کر دیا جائے گا۔ مؤخر الذکر فیصلہ، جس کا تعلق خواتین کی دینی، اخلاقی اور روحانی تربیت سے ہے ہر لحاظ سے قابلِ تحسین ہے۔ سورۃ النور میں حق تعالیٰ شانہ، نے عورتوں کے حجاب اور پاک دامنی کے بارے میں تفصیلی ہدایات ارشاد فرمائی ہیں، فرمایا...... ''اے نبی ﷺ! مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی ناموس کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں اور اپنے شوہر، سسر، شوہر کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، اپنے میل جول کی عورتوں، اپنی مملوک عورتوں اور وہ زیر دست مرد جو کوئی اور غرض (عورتوں کی خواہش) نہ رکھتے ہوں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے ابھی واقف نہ ہوں، سوائے ان کے اور کسی پر اپنی زینت ظاہر نہ ہونے دیں اور وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ جو زینت انھوں نے چھپا رکھی ہے اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔'' (النور:۳۱)

سورہ احزاب میں حکم دیا گیا...... ''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (ناگزیر ضرورت کے تحت اگر گھر سے نکلنا پڑے) تو اپنے اوپر چادر کے پلّو لٹکا لیا کریں۔'' (احزاب:۵۹) مسلمان عورتوں کی اصل جگہ اس کا گھر ہے، ان کو اپنے گھر میں سکون، وقار اور احساس ذمہ داری کے ساتھ رہنا چاہیے، اور اگر کسی ضرورت کے تحت گھر سے باہر نکلیں تو بن سنور کر اور بے حجاب ہو کر نہیں، بلکہ مستور و محجوب ہو کر، اس طرح کہ ان کے خدوخال اور جسمانی ساخت نمایاں نہ ہو۔ بعض مغرب زدہ خواتین کا کہنا ہے کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ ''عورتوں کو گھروں میں بند رکھو۔'' بلاشبہ مردوں کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ عورتوں کو محبوس رکھیں لیکن خود عورتوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وقرن فی بیوتکن...... یعنی تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور شرعی ضرورت کے بغیر گھروں سے باہر نہ نکلو۔ اگر عورت جائز طبعی و شرعی حاجت کے لیے گھر سے باحجاب ہو کر نکلے اور اپنی زینت نامحرموں کو نہ دکھائے تو شریعت نے اسے نکلنے کی اجازت دی ہے۔ حاجات و ضروریات کا تعین بھی مزاج شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے بآسانی کیا جاسکتا ہے اور فقہائے کرام نے ان کی تصریح بھی کر دی ہے۔ مثلاً شادی غمی میں شرکت، رشتے دار اور پڑوسی خواتین سے ملنا جلنا، عیادت، تعزیت، تعلیم و تعلم، علاج معالجہ، بوقت ضرورت جہاد فی سبیل اللہ وغیرہا ''جائز ضروریات'' میں شامل ہیں، لیکن عند الضرورت حجاب کے شرعی تقاضوں کے ساتھ باہر نکلنے کی اجازت سے فائدہ اٹھا کر بن سنور کر بے حجاب گھروں سے نکلنا، نامحرموں کو دعوتِ نظارہ دینا، ہاکی، والی بال، فٹ بال اور کرکٹ کھیلنا، فلموں اور ڈراموں

میں حصہ لینا، بن ٹھن کر ٹی وی پر آنا، ناچنا، گانا، بھاؤ بتانا، تھیٹروں، سینماؤں اور کلبوں میں جانا، مختلف اشیاء کے اشتہاروں میں ماڈل بننا کیوں کر جائز و مستحسن ہو سکتا ہے؟ بلاشبہ ایسی عورتوں پر خدا تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ اسلام کی مطلوب خواتین وہی ہیں، جنھیں قرآن کریم نے مسلمات، مؤمنات، قانتات، صادقات، صابرات، خاشعات، صائمات، حافظات اور ذاکرات کے باعزت الفاظ سے یاد کیا ہے۔

داعیٔ کبیر مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے خواتین کو ایک خطاب کے وقت اصل مرض کی نشان دہی کرتے ہوئے فرمایا تھا:...... ''ساری مشکلوں، مصیبتوں کا علاج ایک اللہ کا تعلق پیدا کرنا ہے، وہی سب کچھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نیک بندیوں کے حالات پڑھو کہ انھوں نے کسی چیز سے دل نہ لگایا، نہ جوانی میں، نہ صحت میں، نہ طاقت اور حسن و جمال میں، انھوں نے صرف اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کیا، اللہ کا نام لینا، راتوں کو اٹھنا، توبہ استغفار کرنا، درود شریف پڑھنا، تلاوت قرآن کرنا، اسلامی عقائد سکھانا، نیز بچوں کی پرورش کرنا، توحید کے بیج ان کے دل میں بونا، گناہ کی نفرت پیدا کرنا، اللہ کا نام سکھانا، اسلامی آداب واخلاق کی تعلیم دینا، یہ ان کے مشغلے رہے۔

نتیجہ یہ کہ گھر کا ماحول اسلامی، دل خوش، اللہ راضی تو سب راضی، اگر اللہ ناراض تو سب ناراض، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے فرماتا ہے...... **ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى** ''زمانہ جاہلیتِ قدیم کے مطابق اپنے کو دکھاتی نہ پھرو۔'' تمھارا دل گھر میں لگنا چاہیے، سینما گھروں میں نہیں، محفلوں اور بازاروں میں نہیں، تمہاری سلطنت تمہارا گھر ہے، غریب ہو یا امیر، باہر نکلو گی تو تم وہ نہ رہو گی جو گھر میں ہو، گھر میں تمہارا حکم چلے گا، اولاد تمہاری خدمت کرے گی، گھر سکون واطمینان کی جگہ ہے۔''

جن معاشروں میں عورت گھر سے نکلی، وہ پھر گھر کی رہی نہ گھاٹ کی، اور آزادی کی یہ خواہش اب اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ مغرب کے معاشروں میں یہ برملا کہا جا رہا ہے کہ ''شادی عورت کے لیے نقصان دہ اور خطرناک ہے۔'' اس کے مقابلہ میں ''غیر شادی شدہ جوڑے'' کے طور پر رہنے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اگرچہ تعلقات کا یہ دورانیہ اوسطاً دو سال سے زیادہ نہیں ہوتا لیکن اس دوران بچوں کی پیدائش ہو جائے تو اس کی تمام تر ذمہ داری عورت پر ہوتی ہے، چونکہ اس طرح مرد عورت کے لیے ''قوام'' نہیں ہوتا اس لیے نقصان عورت ہی کا ہوتا ہے۔ غیر شادی شدہ تنہا ماؤں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۷۶ء میں ایسی عورتوں کی تعداد ۹ فیصد تھی۔ ۱۹۹۶ء میں ۳۶ فیصد ولادتیں بلا نکاح ہوئیں اور اب انگلستان میں نصف حمل شادی کے بغیر ہی قرار پاتے ہیں۔ پہلے اس طرح کی ماؤں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا، اب اسے عورت کا حق قرار دیا جا رہا ہے کہ جب چاہے اور جیسے چاہے ماں بن جائے۔

یہ رجحان صدیوں سے مردوں اور عورتوں کے درمیان قائم فطری تقسیم کار کے خلاف اور آزادی کے نام پر ان کے استحصال کی خوفناک سازش ہے۔ مرد بنیادی طور پر معاشی بوجھ اٹھانے والا ہے اور عورت کو بنیادی طور پر گھر کی دیکھ بھال اور بچوں کی پرورش کا رول دیا گیا ہے۔ یہ ان کی ذہنی، جسمانی اور نفسیاتی ساخت کے عین مطابق ہے۔ بدقسمتی سے غیر فطری طور پر خواتین کی آزادی کے نام پر تقسیم کار کے اس توازن کو بگاڑ دیا گیا ہے، عورت کو کام کرنے اور روزی کمانے پر راغب کیا جا رہا ہے تاکہ وہ معاشرے کی ''مفید'' اور ''کار آمد'' شہری بن سکیں۔

مغرب کے پیدا کردہ اس خطرناک رجحان کے سامنے حکمت عملی کے ساتھ مضبوط بند باندھنے کی ضرورت ہے ورنہ آزادی کی یہ لہر آسمانی ہدایات پر قائم عفت مآب معاشروں کے لیے بھی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

مسلمان بہنوں اور بیٹیوں کی اس سلسلہ میں سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ خود بھی احکام شریعت پر عمل پیرا ہوں، شرعی حجاب اور شرم وحیاء کے تقاضوں کا پاس کریں اور دوسری مسلمان خواتین کو بھی اس جانب متوجہ کریں کہ وہ مغرب کے فریب خوردہ معاشرہ کی نقالی کی بجائے وحی آسمانی پر مبنی شریعت کے ابدی احکام پر عمل کر کے دنیا و آخرت میں سکون وراحت حاصل کریں۔